12214-کیا شادی شدہ بیٹی کے مال میں والدین کا حق ہے

سوال

کیا لڑکے کی طرح لڑکی کا مال بھی والدین کی طرف لوٹتا ہے ؟

اور کیا لڑکی کے ذمہ بھی اسی طریقہ سے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے ؟

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکی کی شادی کے بعد اگر اس کے بھائی والدین پر خرچ کرنے کی طاقت واستطاعت رکھتے ہیں تو لڑکی کے ذمہ والدین کا خرچہ واجب نہیں ؟

اور کیا بیوی کے مال میں خاوند کا کوئی حق ہے اس لیے لیے نہیں کہ وہ خاوند اپنے اوپر وہ مال خرچ کرے بلکہ اس لیے کہ بیوی خود جہاں چاہے خرچ کرے ؟

اور اگر خاوند کا خیال اور نظریہ ہو کہ بیوی کا مال والدین پر خرچ کرنا واجب نہیں تو کیا بیوی اس مسئلہ میں خاوند کی اطاعت کرے ؟

اور اگر والدین فقیر و محتاج ہوں اور بیوی کا کوئی خاص مال نہیں تو کیا اس کے خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ بیوی کے والدین پر خرچ کرے ؟

وہ اسطرح کہ والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹی سے زکاۃ کا مال لے لیں ، لیکن خاوند کے والدین کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے سے زکاۃ کا مال لیں ، اس لیے کہ بیٹے پر والدین کا خرچہ واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اولاد ایک ایسا لفظ اور اسم ہے .جس میں بیٹے
اور بیٹیاں سب شامل ہیں ، اور والد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال میں جس
طرح چاہے تصرف کرے اس کے دلائل موجود ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے) ۔

اس لیے اگر والد اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ لینا چاہے تو یہ اس کا حق ہے لیکن
شرط یہ ہے کہ اس سے اولاد پر کوئی ضرر نہ آئے ، اور والد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ

ایک بیٹے کا مال لے کر دوسرے کو دے دے ۔

اگر والدین فقیر اور محتاج ہوجائیں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو بیٹی پر لازم ہے کہ وہ اپنے والدین پر خرچ کرے لیکن اپنی ضروریات میں کمی نہ کرے ۔

اورخاوند کے ذمہ بیوی کے خرچہ کے بارہ میں گزارش ہے کہ : خاوند کے ذمہ واجب ہے کہ وہ بیوی کا وجب شدہ نان ونفقہ پورا کرے ، اوراگر بیوی کہیں ملازم ہے تووہ بیوی کا مال ہے اوراس کے ساتھ ہی خاص ہے ۔

لیکن اگر خاوند یہ شرط رکھے کہ بیوی کی ملازمت اور گھر سے باہر جانے اوراس کے حق میں سے کچھ فوت ہونے کی صورت میں وہ تنخواہ کا کچھ حصہ وصول کرے گا ۔

بیوی کو جب مال ملے تو اسے اس کی حفاظت کرنی چاہیئے تاکہ وہ اپنی یا پھر اپنی اولاد اوریا اپنے والدین کی ضروریات پوری کرسکے ۔

اوراگراس لڑکی کے اور بھی بہن بھائی ہیں اوران میں سے کوئ ایک اپنے والدین کا خرچہ برداشت کررہا ہے تواس طرح باقیوں سے وہ واجب ساقط ہوجائے گا ، اورجوخرچہ برداشت کررہا ہے اسے اجروثواب حاصل ہوگا ۔

یا پھر ایک صورت یہ ہے کہ سب بہن بھائی آپس میں والدین کا خرچہ تقسیم کرلیں کہ ہر ایک کو اتنی رقم ادا کرنی ہوگی ۔

اوررہا داماد کا مسئلہ تواس پر کوئ ضروری نہیں کہ وہ اپنی بیوی کے والدین (یعنی اپنے سسرال والوں) پر خرچہ کرتا پھرے ، لیکن اگر وہ اپنے مال کی زکاۃ ادا کرنا چاہے تووہ انہیں دے سکتا ہے ۔

لیکن بیٹی اپنے والدین کو زکاۃ کا مال نہیں دے سکتی اس لیے کہ بیٹی پر والدین کو کھلانا پلانا واجب ہے لھذا وہ زکاۃ کے مال کے علاوہ اپنے مال سے ان کا خرچہ برداشت کرے ۔

واللہ اعلم .